روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 7 اگست 2003ء 8۔جمادی الثانی 1424 ہجری-7 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 177

عیادت اور علاج

حضرت سعد بن معاذؓ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں ہی لگوا دیا تا کہ ان کے قریب رہ کر عیادت اور علاج کر سکیں۔ مگر حضرت سعدؓ انہی زخموں سے شہید ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب حدیث نمبر 3813)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خطاب 26 جولائی 2003ء

افریقہ میں جماعت کے 36 ہسپتال اور 373 سکولز خدمات میں مصروف ہیں

دنیا کے 55 ممالک میں 632 ہومیو پیتھک شفا خانے قائم اور 2 لاکھ مریضوں کا علاج

میڈیا کے ذریعہ 4 کروڑ لوگوں تک پیغام، واقفین نو کی تعداد 26 ہزار سے تجاوز کر گئی

ایم ٹی اے کا پھیلاؤ، ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات۔ ڈاکٹروں کو وقف کرنے کی تحریک

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

﴿قسط سوم﴾

نمائشیں و بکسٹال

دعوت الی اللہ میں نمائشیں اور بکسٹال اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور اس کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچ رہا ہے۔ امسال 174 نمائشوں کے ذریعہ تقریباً ایک لاکھ 73 ہزار افراد تک پیغام حق پہنچا۔ 755 بکسٹال و بک فیئرز کے ذریعہ 5 لاکھ تیس ہزار سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔

پرنٹنگ پریس

رقیم پریس اسلام آباد میں وسیع پیمانے پر طباعت کا کام ہو رہا ہے اس کی افریقی شاخوں میں غانا، نائیجیریا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا اور سینیگال میں بھی طباعت کا کام بہتر ہو رہا ہے۔ رقیم پریس اسلام آباد سے امسال 2 لاکھ سے زائد کتب و جرائد شائع ہوئے ہیں۔ افریقی ممالک کے چھاپہ خانوں سے 2 لاکھ 70 ہزار سے زائد کتب و جرائد طبع ہوئے۔

گیمبیا کے پرنٹنگ پریس کے ذکر میں حضور انور نے فرمایا کہ گیمبیا میں رنگین طباعت کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور رنگین طباعت کی سہولت پورے ملک میں صرف جماعتی پریس میں ہی میسر ہے۔ اب رنگین چھپوائی کے لئے ہمسایہ ممالک میں نہیں جانا پڑتا اس سہولت سے دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو سراہتے ہیں۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کی زیر نگرانی اسلام آباد لندن میں کام کر رہا ہے۔ اس کے تحت 37 پمفلٹس و کتب امسال طبع ہوئے ہیں۔ 15 کتب و پمفلٹس کی نظر ثانی ہو رہی ہے۔ تفسیر کبیر کی تین جلدیں عربی میں شائع ہو چکی ہیں چوتھی جلد پر نظر ثانی جاری ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تین عربی کتب کو علیحدہ سے شائع کیا گیا ہے۔ عربک ڈیسک اور اس کی نگرانی میں عرب ممالک میں چھپنے والی عربی کتب کی تعداد 20 سے زائد ہے۔ 13 کتب کو انٹرنیٹ پر میسر کر دیا گیا ہے اسی طرح رسالہ التقویٰ بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ دمشق کی ایک اشاعتی کمپنی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ایک کتاب کے عربی ترجمہ کی اشاعت پر شاندار تبصرہ شائع کیا ہے اور اسے دین کی موجودہ زمانے میں صحیح تصویر پیش کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔

چینی ڈیسک

اس ڈیسک کے ذریعہ کتب کے تراجم اور ایم ٹی اے کی آڈیو ریکارڈنگ کا کام جاری ہے۔ انٹرنیٹ پر سورۃ فاتحہ و بقرہ کا ترجمہ ڈالا گیا ہے اس کے علاوہ 7 کتب بھی انٹرنیٹ پر ڈالی جا چکی ہیں۔ قرآن کریم کی آڈیو ریکارڈنگ چینی ترجمہ کے ساتھ اور 10 کتب کی ترجمہ کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے کے لئے تیار کی گئی ہے۔

فرنچ ڈیسک

اس ڈیسک کے نگران مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب ہیں۔ یہ ڈیسک MTA کے لئے فرنچ زبان میں سینکڑوں پروگرام تیار کر چکا ہے۔ لقاء مع العرب کے 380 پروگراموں کا فرنچ ترجمہ، 170 سوال و جواب، 150 ترجمہ قرآن کلاسز اور 70 دوسرے پروگرام فرنچ میں MTA کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

یہ ڈیسک بنگلہ زبان میں MTA کے لئے پروگرام کی تیاری اور تراجم میں مصروف ہے۔ اب تک 150 مجالس عرفان، 300 ترجمہ قرآن کلاسز 340 لقاء مع العرب کے پروگرام اور 200 ہومیو پیتھی کلاسز کا بنگلہ ترجمہ MTA کے لئے تیار ہو چکا ہے۔

نصرت جہاں سکیم

نصرت جہاں سکیم کی افریقہ میں طبی اور تعلیمی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور انور نے بتایا کہ اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں 36 ہسپتال خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس طرح افریقہ کے 8 ممالک میں جماعت کے 373 سکولز تعلیمی خدمات

باقی صفحہ 7 پر

انٹرویو معلمین کلاس وقف جدید

☆ معلمین کلاس وقف جدید کیلئے انٹرویو کا پروگرام درج ذیل ہے:۔

☆ مورخہ 18۔ اگست 2003ء بروز سوموار بوقت 8:00 بجے صبح امیدواران کا تحریری امتحان ہوگا۔

☆ انٹرویو 19۔ اگست بروز منگل 8:30 بجے صبح دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔

☆ انٹرویو کیلئے اصل سند ہمراہ لائیں۔

☆ اخراجات آمد و رفت نیز کامیاب ہونے کی صورت میں میڈیکل کے اخراجات بھی امیدوار کو خود برداشت کرنا ہونگے۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

نصرت جہاں انٹر کالج کا شاندار نتیجہ

اس سال نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے 70 طلباء فیصل آباد بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں شامل ہوئے۔ خدا کے فضل سے 42 طلباء فرسٹ ڈویژن میں اور 24 طلباء سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ 3 طلبا کی کمپارٹ آئی اور ایک طالب علم فیل ہوا۔ اس طرح ہمارا رزلٹ 94.29% رہا۔ خدا کے فضل سے تعداد طلبا اور شرح کامیابی کے لحاظ سے فیصل آباد بورڈ کے 163 کالجز میں ہمارا رزلٹ دوسرے نمبر پر رہا۔ الحمدللہ فرسٹ آنے والے کالج کی شرح کامیابی 94.88% ہے۔ نصرت جہاں انٹر کالج کا رزلٹ درج ذیل ہے۔

پری انجینئرنگ گروپ میں مکرم اعزاز اللہ ولد مکرم حمید اللہ صاحب نے 873 نمبر حاصل کر کے کالج میں اول پوزیشن حاصل کی۔ مکرم سلمان سکندر ولد جاوید کوثر صاحب نے 856 نمبر حاصل کر کے دوئم اور مکرم صہیب مجید ولد مکرم مجید احمد صاحب نے 852 نمبر حاصل کر کے سوئم پوزیشن حاصل کی۔

پری میڈیکل گروپ میں مکرم رضوان صفدر ولد مکرم صفدر علی صاحب نے 838 نمبر حاصل کر کے اول مکرم رضوان احمد ولد مکرم طفیل صاحب نے 822 نمبر حاصل کر کے دوئم اور مکرم مصطفیٰ احمد ولد مکرم صدیق احمد منور صاحب نے 791 نمبر حاصل کر کے سوئم پوزیشن حاصل کی۔

باقی صفحہ 8 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1997ء ③

27 تا 29 جون گوئٹے مالا کا جلسہ سالانہ۔

30 جون احمدیہ بیت الذکر دوالمیال کے متعلق جماعت کے خلاف قانونی فیصلہ۔

جون ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ گزشتہ 2 سال میں 17 احمدیوں کو قتل کیا گیا مگر کسی ایک مجرم کو بھی سزا نہیں دی گئی۔

4 جولائی حضور نے خطبہ ٹورانٹو کینیڈا میں ارشاد فرمایا۔ حضور نے تحریک فرمائی کہ نئی صدی کے آغاز سے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور روزانہ تلاوت قرآن ہوتی ہو۔

18 جولائی بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کی تعمیر کی 30 سالہ تقریب منائی گئی۔

25 تا 27 جولائی جماعت برطانیہ کا 32 واں جلسہ سالانہ 13 ہزار افراد کی شرکت۔ حضور نے افتتاحی خطاب میں 1897ء کے واقعات خصوصاً لیکھرام کی ہلاکت کا تذکرہ فرمایا۔

عورتوں سے خطاب میں حضور نے احمدی خواتین کی خدمات کا ذکر فرمایا۔

جماعتی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 153 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ نیا ملک کروشیا ہے۔ 106 نئی بیوت الذکر بنائی گئیں۔ اور 809 بنی بنائی ملیں 97 ممالک میں 602 مشن ہاؤسز قائم ہیں۔ 962 مربیان کام کر رہے ہیں حضور کی ہومیو پیتھی کتاب انڈیکس کے ساتھ شائع ہوئی۔

27 جولائی جلسہ برطانیہ کے آخری دن ساتویں عالمی بیعت 96 ممالک کی 221 قوموں کے 30 لاکھ، 4 ہزار 5 سو 84 افراد احمدیت میں شامل ہوئے۔

اس جلسہ برطانیہ پر فجی اور طوالو کے وزرائے اعظم نے پیغامات بھیجے۔

31 جولائی حضور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ تین نکاحوں کا Live اعلان فرمایا۔ ان میں ایک حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی بیٹی کا تھا۔

14 تا 16 اگست خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت تیسری صنعتی نمائش منعقد ہوئی 28 اضلاع کے 127 خدام نے 682 اشیاء پیش کی تھیں۔

15 تا 17 اگست جلسہ سالانہ جرمنی۔ حضور کے خطابات حاضری 22 ہزار سے زائد تھی۔ جلسہ پر پہلی بار بوسنین، البانین اور عرب احباب کے ہال الگ الگ شامیانوں میں پروگرام منعقد ہوئے اور حضور کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس ہوئیں۔

18 اگست بیت نور فرینکفرٹ میں 28 بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی۔

21 تا 23 اگست اطفال الاحمدیہ پاکستان کی چوتھی سالانہ علمی ریلی 30 اضلاع کے 283 اطفال شامل ہوئے۔

22 اگست حضور نے خطبہ جمعہ برلن جرمنی میں ارشاد فرمایا۔

بقیہ صفحہ 1

میں مصروف ہیں۔

افریقہ کے لئے ڈاکٹرز وقف کریں

حضور انور نے افریقہ میں کام کرنے کے لئے ڈاکٹرز کو تحریک کی کہ افریقہ کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے میں تحریک کرتا ہوں کہ ڈاکٹرز اپنے آپ کو کم از کم تین سال کے لئے ضرور پیش کریں اس سے اوپر 6 سال اور 9 سال کے لئے بھی وقف کر سکتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کے لئے ڈاکٹرز کی ضرورت

افریقہ کے لئے ڈاکٹرز کو وقف کی تحریک کے بعد حضور انور نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے بھی ڈاکٹرز کو وقف عارضی کرنے کی تحریک فرمائی حضور انور نے فرمایا کہ ڈاکٹرز اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں اس سے دین کی خدمت کا اجر انشاء اللہ ان کی اگلی نسلوں تک چلتا چلا جائے گا۔

پریس اینڈ پبلیکیشن سیکشن

لندن میں اس سیکشن کو چار ممبران کی ایک رضا کار ٹیم چلا رہی ہے۔ اور 18 ملکوں میں اس کی شاخیں قائم ہیں۔ یہ سیکشن اخبارات و رسائل اور میڈیا تک رسائی حاصل کر کے جماعت کے بارہ میں خبریں پہنچاتا ہے جس کے مفید نتائج نکلتے ہیں۔

26 ہزار سے زائد واقفین نو

حضور انور نے وقف نو کی بابرکت تحریک کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اب تک ان واقفین نو کی تعداد 26321 ہو چکی ہے۔ ان میں 17680 لڑکے اور 8641 لڑکیاں ہیں۔ احباب جماعت مسلسل اپنے بچوں کو اس تحریک میں پیش کر رہے ہیں۔ پاکستان میں واقفین کی تعداد 17 ہزار جب کہ بیرون پاکستان 9 ہزار سے زائد ہے۔

ایم ٹی اے کی نشریات کا پھیلاؤ

ایم ٹی اے کی نشریات روز افزوں ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں۔ یکم دسمبر 2002ء سے بعض علاقوں میں اس کی نشریات چھوٹی ڈش پر بھی دکھائی دے رہی ہیں۔ گیانا میں پہلی بار دیکھی جا رہی ہیں۔

23 جون 2003ء سے ایم ٹی اے کی نشریات ایشیا سیٹ تھری پر آ جانے سے ایشیا و آسٹریلیا اور جزائر فجی میں اس کی نشریات میں وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ برصغیر کے بیشتر چینلز اس سیٹلائیٹ پر ہیں او یوں MTA عام گھروں میں بھی داخل ہو جائے گا اور کیبل پر بھی آ جائے گا۔ فجی میں بھی MTA کی نشریات پہنچ گئی ہیں۔

ایم ٹی اے لائبریری

MTA کا ڈیٹا بیس سافٹ ویئر تیار ہو چکا ہے نادر تصاویر کی حفاظت کے لئے لائبریری پر کام ہو رہا ہے۔ Tapes کو ڈیجیٹل میڈیا پر محفوظ کیا جا رہا ہے اور تاریخی ٹیپس محفوظ ہو رہی ہیں۔ اس کام پر MTA کے 178 رضا کار خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ایم ٹی اے کے ثمرات

حضور انور نے ایم ٹی اے کے ثمرات پر مبنی بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ برکینا فاسو میں ایک معزز شخصیت کو جب MTA کا تعارف کروایا گیا اور اس نے اپنے گھر MTA دیکھنا شروع کیا تو اس نے یہ اظہار کیا کہ آج فحاشی کے اس دور میں ہماری نسلوں کا مستقبل ایم ٹی اے سے وابستہ ہے مربی انچارج نائیجیریا نے لکھا کہ ایک مقام پر ہم گئے تو وہ لوگ جو جماعت کے مخالف تھے وہ ہمیں اپنے گھر لے گئے اور وہ حضور کی مجلس سوال و جواب MTA پر دیکھ رہے تھے انہوں نے بتایا کہ ہم چھ سال سے MTA دیکھ رہے ہیں لیکن کسی احمدی سے پہلی بار ملے ہیں۔ ہم اکٹھے ہو کر ایم ٹی اے پر نماز مع المغرب دیکھتے ہیں۔

الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا

دنیا بھر میں ٹی وی چینلز اور ریڈیو کے ذریعہ کروڑوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے امسال ٹی وی چینلز پر 1022 پروگرامز 1440 گھنٹوں کے نشر ہوئے جس سے اندازاً 3 کروڑ 20 لاکھ لوگوں تک پیغام حق پہنچا۔

احمدیہ ریڈیو برکینا فاسو

برکینا فاسو میں خدا کے فضل سے جماعت کا پہلا ریڈیو اسٹیشن قائم ہو گیا ہے اس ریڈیو اسٹیشن سے ایک ملین آبادی استفادہ کر رہی ہے اس پر روزانہ 13 گھنٹے کی نشریات جاری ہیں۔

یہ ریڈیو اسٹیشن قبولیت عام کی سند حاصل کر رہا ہے۔

معجزانہ شفا کے واقعات

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ خدا کے فضل سے دنیا بھر میں معجزانہ شفایابی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ بینن میں ایک مریض جو 19 سال سے بولتا نہیں تھا صرف ستاتھ علاج کے ذریعہ بولنا شروع کر دیا۔ اولاد سے محروم کئی لوگوں کو اولاد نصیب ہوئی۔ ایک مریض کی کٹی ہوئی انگلی جس میں گینگرین بن گئی تھی وہ خدا کے فضل سے درست ہو گئی۔

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مولانا غلام باری صاحب سیف

تبرکات

علم حدیث کی اہمیت اور اس کی افادیت

حدیث کے لغوی معنے تو بات کے ہیں لیکن اصطلاح اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حدیث کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے بعد بالاتفاق حدیث کا علم اشرف واولیٰ ہے۔ قرآن مجید کا مفہوم اور لفظ ہر دو خدا تعالیٰ کے ہیں لیکن حدیث میں مفہوم تو خدا تعالیٰ کا ہے لیکن الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اسی لئے قرآن کو وحی متلو (یعنی وہ وحی جو تلاوت کی جاتی ہے) اور حدیث کو وحی غیر متلو (یعنی وہ وحی جو تلاوت نہیں کی جاتی) کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اور اس کی وجہ قرآن مجید کی وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمارا رسول اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اس کا نطق ہماری وحی سے ہے۔ اور فقد پارسی میں مولانا رومؒ نے اسے یوں ادا کیا ہے۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم اللہ بود

سنت اور حدیث میں فرق

یہ تو اس علم کے شرف کے بارہ میں تھا۔ لیکن دین میں اساسی طور پر پہلا درجہ قرآن مجید کا ہے۔ دوسرا سنت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے۔ اور تیسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات۔ لیکن متقدمین اور متاخرین میں سے بہت کم نے اس فرق کو واضح کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے درجات کی تعیین میں بھی غلطی کھائی ہے۔

حدیث کی حفاظت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آپؐ سے جو محبت تھی اس کا تقاضا یہ تھا کہ شمع رسالت کے پروانے آپؐ کے ہر ارشاد کو سنتے اور اسے اپنے سینوں میں محفوظ کرتے۔ جملہ انبیاء علیہم السلام میں سے یہ شرف صرف پیغمبر بطحاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہی حاصل ہے کہ اس کی قوم نے اس کے ہر لفظ کو محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں یہ حفاظت ایماندار سینوں نے کی۔ یوں بھی عربوں کا حافظہ اتنا عمدہ اور اعلیٰ تھا کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس پر مستزاد یہ کہ انہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا محبوب آقا مل گیا۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور ہم تک اس امانت کو بحفاظت تمام پہنچایا۔ اور انہی الفاظ میں پہنچایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے۔

اس کا ایک ناقابل تردید تاریخی ثبوت وہ خط ہے جو 7 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکندریہ و مصر کے بادشاہ مقوقس کو لکھا۔ یہ خط صدیوں مستور رہنے کے بعد دریافت ہوا اور اب ترکی میں محفوظ ہے۔ اس میں وہی الفاظ مرقوم ہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل صحابہ نے بیان کئے تھے۔ مفہوم تو الگ رہا، لفظ تک کی تبدیلی نہیں۔ تقدیم و تاخیر نہیں۔ بعض صحابہ کو تو ہزار ہا احادیث نوک زبان تھیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کو آٹھ ہزار، حضرت عائشہؓ کو اڑھائی ہزار، حضرت عباسؓ کو 2266، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو 2630، حضرت ابوسعیدؓ خدری کو 2170، حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن عمرو کو 2540، حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کو 700، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو تین سو ساٹھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ اور مشہور محدث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تو چھ لاکھ احادیث ازبر تھیں۔ اور جب آپ کا امتحان لیا گیا تو آپ سے ایک لفظ کی بھی فروگزاشت نہ ہوئی۔

کتابت حدیث

یوں عمومی طور پر ابتدائی زمانہ میں احادیث کو لکھنے کی اجازت نہ تھی۔ عمومی میں نے اس لئے کہا کہ بعض صحابہ احادیث کو قلمبند بھی کر لیتے تھے۔ مثلاً حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ضبط تحریر میں بھی لائے تھے۔ اور آغاز اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو لکھنے سے اس لئے منع فرمایا تھا کہ ہنوز فکر و ذہن میں اتنی پختگی نہ آئی تھی کہ قرآن و حدیث میں فرق کر سکے۔ لہٰذا لکھنے سے ایک حد تک منع فرمایا لیکن جب انسانی فکر قرآن اور حدیث کے درمیان تمیز کرنے لگ گیا تو آپ نے خود بعض صحابہ کو اپنے ارشاد کے ماتحت احادیث لکھوا کر دیں۔ یہ وجہ مشہور شارح حدیث حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ نے مسلم کی شرح میں بیان کی ہے۔ پس صحابہ نے اسے اپنے سینوں میں محفوظ کیا۔ لیکن جب یہ حاملین ارشادات نبوی دنیا سے رخصت ہونا شروع ہوئے اور بعض سیاسی مصالح کی بناء پر آمیزش کا خطرہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو توفیق دی کہ وہ اس قیمتی ذخیرہ کو محفوظ کر دیں۔ آپ پہلی صدی کے مجدد تھے اور عدل، تقویٰ، خوف خدا میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ کا زمانہ خلافت 99ھ تا 102ھ ہے۔ آپ نے اپنی سلطنت کے ہر گوشہ میں یہ فرمان بھجوایا کہ حدیث کے حلقہ ہائے درس قائم کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ تھے:۔ (-)

ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ضبط تحریر میں لے آؤ۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے مبادا علم مٹ جائے اور علماء رخصت ہو جائیں۔ اور دیکھیو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے علاوہ کچھ اور قبول نہ کیجیو۔ نیز علم کی توسیع و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو جاؤ اور علمی مجالس قائم کی جائیں تا آنکہ ہر نابلد اس کوچہ سے شناسا ہو جائے کیونکہ علم پوشیدہ ہونے سے ہی مٹا کرتا ہے۔

(بخاری کتاب العلم)

چنانچہ انہوں نے حضرت امام زہری (جو مدینہ کے چوٹی کے عالم اور فقیہہ تھے) اور حضرت ابوبکر بن حزم کو احادیث کی جمع و تدوین پر مقرر فرمایا۔ مشہور تو یہ ہے کہ اس علم پر سب سے پہلی کتاب امام زہری کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سے بھی پہلے ہمام بن منبہ نے ایک کتاب لکھی جو آج بھی برلن یونیورسٹی میں موجود ہے۔ ہمام بن منبہ کی وفات 102 ھجری میں ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے حضرت امام زہری کی کتاب کو اولیت کی شہرت اس لئے ہوئی کہ اسے حکومت کی سرپرستی حاصل تھی۔

اس کے بعد ربیع بن صبیح اور ابن جریج نے حدیث کی کتب مدون کیں۔ ان کتب کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ ان میں ابواب و فصول قائم کر کے ان کے ماتحت احادیث جمع کی گئی تھیں۔ گویا مضامین کی ترتیب کو زیادہ ملحوظ رکھا گیا۔ ابن جریج کی وفات 150ھ میں ہوئی اور ربیع بن صبیح کی 160ھ میں اس دور میں مختلف مقامات پر کتب حدیث کو ابواب اور فصول کے لحاظ سے مدون کیا گیا۔ چنانچہ بصرہ میں سعید بن ابی عروبہ کوفہ میں سفیان ثوری، شام میں ولید بن مسلم نے اسی طرح احادیث کی کتب کو مدون کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ اب یہ کتب ناپید ہیں۔

ان کتب کے بعد سب سے مشہور اور مستند کتاب مؤطا امام مالک ہے۔ حضرت امام مالک کی وفات 179ھ میں ہوئی۔ مؤطا کے معنے ہی یہ ہیں کہ جس پر علماء کا اتفاق ہوا۔ اس کتاب کو انہوں نے مختلف بلاد و امصار کے علماء کے سامنے پیش کیا۔ اور ہر ایک نے ان کی کدو کاوش کو سراہا۔ اس کتاب میں فقہ کا رنگ غالب ہے۔ امام مالکؒ کے تیرہ سو شاگرد تھے جن میں ابوحنیفہؒ شافعیؒ محمدؒ جیسے پایہ کے عالم اور امام شامل ہیں۔

اس کے بعد دوسری صدی کے آخر اور تیسری کے آغاز میں اس علم کا زبردست ارتقا ہوا۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں صحاح ستہ یعنی حدیث کی چھ مشہور کتب مدون کی گئیں یعنی بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ان میں سے بخاری کو تقدیم حاصل ہے۔ اور اس کتاب کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے۔ اور حق یہی ہے کہ یہ کتاب اس عظیم توصیف کی مستحق ہے۔ تاہم بعض مستشرقین کے نزدیک مسلم ترتیب کے لحاظ سے فوقیت لے گئی ہے۔

اسماء الرجال کا علم

حدیث کے بارہ میں اس قدر احتیاط برتی گئی ہے کہ متن حدیث سے پہلے راویوں کا ایک سلسلہ بیان کیا جاتا ہے۔ جسے اصطلاح علم حدیث میں سند کہا جاتا ہے۔ اور حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لئے اس سلسلہ رواۃ کا تسلسل اور راوی کا معتمد علیہ ہونا بھی ضروری ہے۔ گویا یہ پرکھنا بھی ضروری قرار دیا کہ حدیث کو بیان کرنے والے کون ہیں۔ ان کے حافظہ اور دیانت کا کیا پایہ ہے۔ کیا دنیا کے کسی علم میں بھی یہ احتیاط ملحوظ رکھی گئی ہے؟ اس علم کو علم روایت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور علم حدیث کی اس شاخ پر کئی کئی جلدوں کی ضخیم کتب تالیف کی گئیں۔ اسی لئے بعض مستشرقین نے کہا ہے کہ علم اسماء الرجال کے موجد مسلمان ہی ہیں۔ بایں ہمہ متن کی قبولیت کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ اس کا بیان کرنے والا دیانت دار، متقی اور بلا کا حافظہ رکھنے والا ہے۔ بلکہ متن کو مفہوم کے اعتبار سے پرکھنے کے لئے بھی بعض اصول وضع کئے گئے۔ اس علم کو علم درایت کہتے ہیں۔ محدثین نے علم حدیث میں ''الکاذب قدیصدق'' ''ایک جھوٹا بھی کبھی تو سچ کہہ ہی دیتا ہے'' کے اصول کو تسلیم ہی نہیں کیا۔ بلکہ اگر کسی شخص کے دامن کردار پر کبھی جھوٹ کا دھبہ لگا ہے تو یہ حدیث کو پایۂ ثقاہت سے گرا دے گا کیا ایسی پرکھ اور چھان بین کا یہ طریق کسی قوم نے کبھی اختیار کیا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ تاریخ اور سیرت کی ہر کتاب سے زیادہ قابل اعتماد حدیث کی کتاب ہے۔

قرآن کی موجودگی میں حدیث کا مطالعہ کیوں؟

اول۔ بعض حلقوں کی طرف سے یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ جب ہمیں قرآن جیسی کامل کتاب میسر ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لایاتیہ الباطل (۔) تو پھر ہمیں حدیث کے مطالعہ کی جس میں وضع یعنی بناوٹ کی آمیزش ہو گئی ہے۔ کیا ضرورت ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ قرآن کے ہر لفظ کی حفاظت کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن واضح رہے کہ قرآن کو وہ دانائے راز لایا تھا جس کی پیروی کی ہمیں ہدایت کی گئی ہے۔ اس نے قرآن کی تشریح اپنے عمل اور اپنے قول سے کی ہے۔ خود قرآن کے نازل کرنے والے خدائے ذوالعرش نے

فرمایا تھا کہ جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے وہ منع کرے اس سے رک جاؤ۔

دوم۔ قرآن کو قانون اولین کی حیثیت حاصل ہے اور حدیث کو قانون ثانوی کی۔ کیا قانون اولین کے ساتھ دنیا میں قانون ثانوی کا مطالعہ ضروری نہیں ہوا کرتا؟

سوم۔ کیا قران کی موجودگی میں آپ دوسرے دینی علوم کا مطالعہ نہیں کرتے؟ پھر حدیث کے مطالعہ سے گریز کیوں کیا جائے۔

چہارم۔ ہم حدیث کا قرآن کے مقابل مطالعہ کرنے کے لئے نہیں کہتے اور نہ اسے صحت میں قرآن کے برابر قرار دیتے ہیں لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ اس میں دنیا کے تمام منقولی علوم سے زیادہ احتیاط ملحوظ رکھی گئی ہے۔ جہاں تک بناوٹ کی آمیزش کا سوال ہے یہ درست ہے کہ حدیث کی کتب میں بعض وضعی احادیث بھی آ گئی ہیں لیکن کسی کا یہ کہنا کہ یہ حدیث وضعی ہے اس امر کی واضح دلیل ہے کہ وضعی حدیث کو صحیح حدیث سے الگ کر دیا گیا ہے۔ ہمارے زمانہ سے بہت پہلے اس ضمن میں اصول وضع کر کے حدیث کی ہر طرح چھان پھٹک کر دی گئی ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور یہ آپؐ کا قول نہیں ہے۔ بلکہ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حدیث کے بارہ میں جو احتیاط برتی گئی ہے وہ باقی الہامی کتب کے بارہ میں بھی روا نہیں رکھی گئی۔ چہ جائیکہ ان مذاہب کے بانیان کے حالات کے بارہ میں۔ پس سقیم اور وضعی احادیث کو الگ کر دینے کی وجہ سے حدیث کی ثقاہت کا پایہ تو اور بھی بلند ہو جاتا ہے۔

حدیث کی افادیت

اول۔ یہ امر بھی مسلّم ہے کہ سیرت اور شخصیت کا مطالعہ انسان میں اعلیٰ اخلاقی قدریں پیدا کرنے کا ایک بڑا سبب ہے۔ پھر اس عظیم شخصیت کی سیرت کا مطالعہ کیوں مفید نہیں جس نے مکہ میں دس سال ہر قسم کے ظلم سہہ کر مدینہ کی تیرہ سالہ زندہ میں دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ جو مکہ سے صرف ایک ساتھی کے ساتھ چھپتا چھپاتا مدینہ پہنچا تھا۔ لیکن جب اس نے مکہ کا آخری بار سفر فرمایا تھا تو میدان عرفات میں اس کے زندگی بخش پیغام کو سننے کے لئے ایک لاکھ چوالیس ہزار عشاق گوش بر آواز تھے۔ جس نے عرب کے وحشیوں کو دنیا کا معلم بنا دیا۔ اس کی زندگی کا مطالعہ کیوں ضروری نہیں اور اس کی سیرت کے مطالعہ کے لئے بہترین ذخیرہ اور اصل منبع حدیث ہے۔

آپ نپولین کی زندگی کا مطالعہ ضروری خیال کرتے ہیں۔ آپ جمال الدین افغانی کی زندگی کا مطالعہ ضروری سمجھتے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کیوں ضروری نہیں؟

دوم۔ حدیث کا مطالعہ آپ کے دل کی کائنات میں تبدیلی پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ وقت اس امر کی اجازت نہیں دیتا ورنہ میں عرض کرتا کہ کس طرح حضرت معاویہؓ جیسا امیر ایک حدیث سن کر بھرے دربار میں رو رو کر ہلکان ہوا تھا۔ اور کس طرح حدیث کو بیان کرتے وقت ابوہریرہؓ خوف خدا سے غش کھا کھا جاتے تھے۔

سوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جزو ایمان ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔

متاع ایمان ناقص ہے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے دل سرشار نہ ہو۔ اور اس محبت کی تخلیق کا بہترین باعث حدیث کا مطالعہ ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت معاذؓ فرماتے ہیں۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد خاک کر کے آئے تو ہم نے محسوس کیا کہ ہمارے دلوں کی کیفیت وہ نہیں رہی جو آپ کی موجودگی میں ہوتی تھی۔ اس پر ہم ایک دوسرے کو کہتے۔ آؤ بیٹھ کر دو گھڑی ایمان تازہ کریں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کریں۔ اس مفہوم کو ایک عاشق صادق نے یوں ادا فرمایا ہے۔

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو آپؐ کا ذکر خیر کر کے ایمان تازہ کرنے کی ضرورت تھی، حالانکہ ان مقدسین نے ان مبارک ایام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اس حلاوت کو ان کے کام و دہن نے بارہا محسوس کیا تھا تو میں اور آپ ایمان اور افزائش ایمان کے لئے ان ایام اور واقعات کے تذکرہ کے کس درجہ محتاج ہیں؟

چہارم۔ حدیث کے مطالعہ سے کبھی آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کی مجلس میں رونق افروز ہو کر روحانیت کے پھول بکھیرتے مشاہدہ کریں گے۔ اور کبھی آپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کے میدان میں گھاس پھونس کے جھونپڑے میں اپنے مولیٰ سے محو نیاز پائیں گے۔ کبھی آپ احد کے میدان میں شہداء احد کی قبروں پر رو رو کر ان سے رخصت ہوتے دیکھیں گے۔ اور کبھی آپ کا وجدان آپ کو یوم خندق کا نظارہ کرائے گا۔ جہاں آپ اس مقدس مزدور (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیٹ پر پتھر باندھ کر کدال چلاتے دیکھیں گے۔ کبھی بستر مرگ پر لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنسو پونچھتے دیکھیں گے اور کبھی بیماری کی شدت میں دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر گھسٹتے ہوئے پاؤں کے ساتھ نماز کے لئے آتے دیکھیں گے۔ کبھی قیصر و کسریٰ کے کروفر کے خاک آلود ہونے کی پیشگوئی سنیں گے۔ اور کبھی سراقہ کے ہاتھوں میں شاہوں کے کنگن آنے کی پیشگوئی پڑھیں گے۔ کبھی آقائے یثربی کو حبشی نژاد بلال رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے دیکھیں گے اور کبھی درویشان مسجد نبوی کے ساتھ ایک پیالہ میں دودھ پیتے دیکھیں گے۔ اور کبھی یہ مطالعہ کریں گے کہ اس شاہ عرب و عجم نے جس صبح وفات پائی تھی اس شب گھر کا چراغ تیل مستعار لے کر جلایا تھا۔

آپ ہی فیصلہ کر لیجئے کہ ان واقعات کے مطالعہ سے کشت ایمان عرفان کے سبزہ سے لہلہائے گی یا نہیں؟

افراط و تفریط سے بچئے

اور آخر میں یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ اس بارہ میں افراط و تفریط سے بچتے رہئے۔ حدیث کے مقام کے بارہ میں دو گروہوں نے افراط و تفریط سے کام لیا ہے۔ ایک نے حدیث کو قرآن پر مقدم کیا اور کہا کہ حدیث سے ہی ہم قرآن کا منشاء سمجھ سکتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے حدیث کو معیار اور کسوٹی بنالیا۔ جہاں دوسرے گروہ نے کہا دین کو سیکھنے کے لئے حدیث کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ یہ دونوں گروہ جادۂ اعتدال سے منحرف ہو گئے۔

صحیح مسلک یہی ہے کہ قرآن مقدم ہے۔ اور معیار قرآن ہے نہ کہ حدیث۔ قرآن خدا کے منہ کی باتیں ہیں۔ اور حدیث اس کے برگزیدہ رسولؐ کے ارشادات۔ پس خدا کے قول قرآن کو بھی پڑھو لیکن اس کے لانے والے کی بھی سنو۔ کہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہتا۔

(الفضل 9 رجنوری 1959ء)

رانا عبدالرزاق صاحب

ہم سب کا محبوب آقا

میں کس طرح اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کروں۔ ہمارا محبوب آقا ہمارا غمگسار ہمارا دل ہماری جان اچانک ہم سے جدا ہو گیا۔ جو وجود "دعا ہی دعا تھا ہمارے لئے" وہ ہم سے جدا ہو گیا۔ وہ سراپا محبت اور سراپا عشق انگیز ہستی جو محبتوں کی پیکر تھی۔ ہم سے جدا ہو گئی۔ ہر لحظہ گتھیاں سلجھانے والا۔ میرے آقا کا پرنور وجود کبھی تو اردو کلاس میں بیٹھا بچوں پر شفقت پدری نچھاور کر رہا ہے۔ کبھی لقاء مع العرب میں دینی انوار تقسیم کر رہا ہے۔ کبھی ہومیوپیتھی کلاس میں مسیحائی کروائے دل دے رہا ہے۔ کبھی درس قرآن میں مستشرقین کے اعتراضات کے مسکت جواب دے رہا ہے۔ فرنچ کلاس ہو۔ جرمن کلاس ہو یا بنگالی سروس ہو کبھی ان میں تسکین جاں بنا ہوا ہے۔ ہمارے محبوب آقا نے ہر میدان میں ہر نوع کے پہلوانوں کو پچھاڑا ہے۔ سوال و جواب کی سینکڑوں محافل اور خطبات جمعہ میرے دلدار کی علمیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ M.T.A کے اندر مرزا طاہر احمد موجود ہے۔ آپ کی ذاتی توجہ اور کوششوں سے یہ عظیم ادارہ قائم ہوا۔ دعوت الی اللہ سے آپ کروڑوں دلوں میں جاگزیں ہوئے۔ اس کے ذریعہ اس دنیا نے وہ معجزات دیکھے کہ زمانہ ورطۂ حیرت میں پڑ گیا۔ جماعت کی ترقی کا گراف آسمان کو چھونے لگا۔ جماعت کے عقیدہ کی وضاحت ہزاروں پابندیوں کے باوجود میرے آقا نے زمین کے کناروں تک پہنچائی۔

میں جب اپنے آقا کی مصروفیات کے متعلق سوچتا ہوں۔ اور ان کے بے انتہا کام کا اندازہ لگاتا ہوں۔ تو میری سوچیں جواب دینے لگ جاتی ہیں۔ یہ خداتعالیٰ ہی کی ودیعت تھی۔ خلافت سے پہلے جو آپ کی خدمات پر نظر پڑتی ہے۔ تو اس جری اللہ نے مشرقی پاکستان ہو یا مغربی۔ سب دیہات کے دورے کئے ہوئے ہیں۔ ہر گاؤں کا احمدی اس جری سے اپنی یادیں وابستہ کئے ہوئے ہے۔ میرے آقا کی یادداشت اتنی کہ ریگستان ہو۔ تھرپارکر ہو یا سندھ کے دیہات کے دور دراز کے مکین سب کے نام تک آپ کو یاد تھے۔ ہمارے زخموں پر مرہم رکھنے والا۔ اسیران راہ مولا کو سینہ سے لگانے والی ہستی۔ ہر مشکل میں سب کی ڈھارس بندھانے والی ہستی۔ علم کے دریا بہانے والا۔ خدا سے علم پا کر سب کی راہنمائی کرنے والا عالم بے بدل اور قیمتی وجود ہم سے جدا ہو گیا۔

اے ہمارے محسن ہم تیری جدائی پر غمگسار ہیں۔ اور اسی کی رضا پر راضی ہیں۔ کیونکہ یہ مشیت ایزدی تھی۔ مگر ہم حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو پا کر نہایت مسرور ہیں۔ کہ خداتعالیٰ نے آپ کا جانشین دیا۔ جن کی راہنمائی میں ہم انشاء اللہ اس قافلہ کو آپ کی آرزوؤں کے مطابق منزل کی طرف رواں دواں رکھیں گے۔

اے جانے والے ہم تجھے بھی یہی کہہ کر اپنے سے جدا کرتے ہیں۔ مگر خدا کی قسم تو ہم میں موجود رہے گا۔ تیری یادیں ہماری زندگیوں کا اثاثہ اور سرمایہ ہیں۔ اے جانے والے ہمیں بھی اپنے محبوبوں کی محافل میں یاد رکھنا اور اے آنے والے پیارے آقا ہم تیری وفا کا دم بھرتے ہیں۔ اور تیری اطاعت میں خود کو گم کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

تحریک جدید کیا ہے؟

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے، ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔" (مطالبات صفحہ 2)

سائنس وایجادات کے میدان میں بیسویں صدی کی چند معروف شخصیات

بیسویں صدی میں نہ صرف نظریات وفلسفہ میں تبدیلی آئی اوران کی بنیاد محکم اصولوں پر قائم کی گئی بلکہ سائنسی ایجادات اورفکری انداز میں عملی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ایٹم کوتوڑا پھوڑا گیا،ذہن یانفس کا گہرا مطالعہ کیا گیا،تخلیقی عمل پرغوروفکر کیا گیا،تجربات کئے گئے اور جینز کا ملاپ کیا گیا اور ایک بھیڑ تخلیق کی گئی۔مختلف ایجادات مثلاً ہوائی جہاز، راکٹ ،سیلائٹ، ٹیلی ویژن،کمپیوٹراورایٹم بم تیار کئے گئے اور پلاسٹک،راڈار اورسلیکون چپ ایجاد ہوئے۔یہی نہیں بلکہ منطق، زبان،علم ریاضیات،معاشیات اور زمان ومکان کے بارے میں قدیم تصورات ونظریات میں تبدیلی آئی۔ غرضیکہ ہر جہت میں ترقی وارتقاء کابول بالا ہوا اوران عظیم نظریات،عظیم دریافتوں اورعظیم ایجادوں میں سے ہرایک نظریہ ہرایک دریافت اور ہرایک ایجاد زیادہ تر ایک غیر معمولی انسانی ذہن کی مرہون منت ہے۔ چنانچہ ہم ہرمیدان میں کارہائے نمایاں کرنے والی شخصیات کو روشناس کرانے اور منظر عام پرلانے کی کوشش کریں گے۔

سگمنڈ فرائڈ

آسٹریا کا یہودی النسل مشہور ماہر نفسیات 1856ء میں پیدا ہوا۔1881ء میں طبی ڈگری حاصل کی اور 1885ء میں وی آنا کی یونیورسٹی کے تشخیصی امراض کے شعبہ میں لیکچرار مقرر ہوا۔1886ء میں وی آنا میں علم الاعصاب کی پرائیویٹ پریکٹس شروع کی اور مارتھا برنیز سے شادی کی۔1900ء میں ''خوابوں کی تعبیر'' نامی کتاب شائع کی۔1910ء میں ''انٹرنیشنل سائیکو انالیٹک ایسوسی ایشن'' قائم کی۔1938ء میں جب ہٹلر نے آسٹریا پر قبضہ کیا تو وی آنا سے لندن چلا گیا۔23 ستمبر 1939ء کولندن میں وفات پائی۔

فرائڈ کی تعریف بھی بہت کی جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے عطائی اورنیم حکیم کہنے والوں کی بھی کمی نہیں ہے۔تاہم یہ بات جھٹلائی نہیں جاسکتی کہ اس نے بیسویں صدی کے دماغ یاذہن کوایک ڈگر پرڈال دیا ہے۔

عصبیات کے شعبہ میں اس نے سالہاسال کی تحقیق اور تجربات سے یہ بات ثابت کی کہ بہت سے اعصابی امراض شعوراورلاشعور کی کشاکش اورالجھن کا نتیجہ ہوتے ہیں۔اس نے بتایا کہ شعور معاشرتی تربیت کے مطابق تہذیبی پابندیوں سے مطابقت پیدا کرنا اوران سے ہم آہنگ ہونا چاہتا ہے جب کہ لاشعوران قدیم جبلی اورابتدائی رجحانات کے اظہار کاوسیلہ ڈھونڈتا ہے جن کومریض ظاہر ہونے سے روکے رکھتا ہےاوردبائے رکھتا ہے۔اس کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ تمام انسانوں کے لاشعور میں طاقتور جنسی اورجارحانہ محرکات اوران کے خلاف مدافعات،بالادستی کے لئے جدوجہد کارفرما ہوتی ہے۔اس کا موقف یہ ہے کہ اعصابی بیماریوں کی طویل فہرست جن کا شکار انسان ہوتے ہیں،ان کے پیچھے جنسی غیر ہم آہنگی کارفرما ہوتی ہے اور یہ کہ شہوانی خواہش کا اظہار بلوغت میں نہیں بلکہ بچپن میں ہی ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

فرائڈ نے نیا طریقہ علاج دریافت یا وضع کیا جسے تحلیل نفسی کہتے ہیں۔اس سے ذہنی اوراعصابی امراض کا علاج ان کے تجزیے کے ذریعے اصل سبب تک پہنچ کر ممکن ہو جاتا ہےاور علاوہ ازیں یہ طریقہ خوابوں کے تجربے میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔اس سے دبے ہوئے جذبات اورخواہشات کا پتا چلایا جاتا ہےاور جب اصل محرک کا پتا چل جاتا ہےتوعلاج بھی ہو جاتا ہے۔

رائٹ برادران

یہ دوامریکی بھائی خودآموز انجینئر تھے۔بڑا بھائی ولبر رائٹ 1867ءاور چھوٹا اورل رائٹ 1871ء میں پیدا ہوا۔1892ء میں سائیکلوں کی ایک دکان کھولی۔ 1899-1902ء کے درمیان آزمائشی پتنگ اور گلائیڈر بناتے رہے۔1903ء میں ہوا سے بھاری جہاز میں کئی پروازیں کیں۔1906ء میں ایئرپلین کنٹرول سسٹم پرحق ایجاد حاصل کیا۔1908ء میں امریکی فوج کے لئے جہاز بنانے کا ٹھیکہ حاصل کیا۔ 1912ء میں ولبر رائٹ کا ٹائیفائڈ سے انتقال ہوگیا جب کہ اورل رائٹ ہارٹ اٹیک سے 1948ء میں مر گیا۔ان دونوں بھائیوں کوبچپن سے ہی ہوا میں اڑنے کا شوق تھا۔سائیکلوں کے کاروبار کے ساتھ وہ پروازوں کے بارے میں کتابوں کا مطالعہ کرتے رہےاور ہوا کے دباؤ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہے اور آخرکار چارسلنڈروں والا بارہ ہارس پاور کا ایک ہوائی جہاز بنانے میں کامیاب ہو گئے۔انہوں نے کٹی ہاک کے مقام پر چار پروازیں کیں اور پھر اپنے کمالات دکھانے یورپ چلے گئے۔امریکہ واپسی پرحکومت نے ان کا ایک ہوائی جہاز تیس ہزار ڈالر میں خریدا۔فوج میں ہوابازی کا ایک سکول کھولا گیا اور وہاں اورل استاد مقرر ہوااور ہوابازی کی تربیت دینے لگا۔

البرٹ آئن سٹائن

امریکی ماہر طبعیات اور سائنسی مفکر 14 مارچ 1879ء کو جرمنی میں پیدا ہوا۔1902ء میں سوس پیٹنٹ آفس میں کام شروع کیا۔1905ء میں نظری طبیعات پرتین مقالے شائع کئے جن میں خصوصی نظریہ اضافیت بھی پیش کیا گیا تھا۔1916ء میں تجویز کیا کہ اضافیت کا نظریہ عمومی تین سال قبل درست ثابت ہوگیا تھا۔1922ء میں طبعیات میں نوبل پرائز حاصل کیا۔ 1933ء میں یہودیوں پرنازیوں کے مظالم کے پیش نظر ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں چلا گیا اور وہاں کی شہریت حاصل کرلی اور پرنسٹن یونیورسٹی میں ریاضیات کا پروفیسر مقرر ہوا اور اس کی تحریک پر وہاں جوہری توانائی پر کام شروع کیا گیا 1955ء میں اپریل کی اٹھارہ تاریخ کوسوتے ہوئے وفات پاگیا۔عصر جدید کے سائنسی معیارات ایٹم بم،خلائی سفر،الیکٹرانکس، کوانٹم فزکس تمام کی تمام اسی عظیم سائنسی مفکر اور ماہر طبعیات کی مرہون منت ہیں اوراسے بیسویں صدی کا سب سے عظیم ماہر طبعیات اور مفکر قرار دیا جاتا ہے۔

1902ء میں وہ برن (سوئٹزرلینڈ) میں ایک پیٹنٹ آفس کلرک تھااوراس وقت اس کی عمر 26 سال تھی۔اپنے خالی وقت میں وہ طبعیات کا مطالعہ کرتا اور نئے نئے تجربات کرتا رہتا تھا۔1905ء میں اس نے تین مقالات شائع کئے جنہوں نے سائنس کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور کائنات کے نامعلوم خطوں سے روشناس کرایا۔اس نے زمان ومکاں کے مسئلے کوحل کر دیا اور ثابت کیا کہ کائنات میں وقت اور فاصلہ کی کوئی مطلق حیثیت نہیں ہے۔کائنات غیر محدود نہیں ہے۔ کائنات ٹیڑھی ہےجس طرح ہمارا کرہ ارض خمدار ہے۔ سورج کی شعاعیں جس وقت کسی فلکی جسم کے پاس سے گزرتی ہیں تو کشش ثقل کے باعث ٹیڑھی ہوکراس طرف مائل ہوجاتی ہیں۔

لیوبیک لینڈ

یہ کیمیا دان 1863ء میں گینٹ،بلجیم میں پیدا ہوا۔ 1889ء میں امریکہ چلا گیا۔ 1899ء میں "Volex" کے حقوق جارج ایسٹ مین کے پاس ایک ملین ڈالر کے عوض فروخت کر دیئے۔ 1904ء میں چپڑا لاکھ (Shellac) کے لئے ایک مصنوعی متبادل دریافت کرنے کا کام شروع کیا۔1907ء میں پہلے کلی مصنوعی پلاسٹک کوترقی دینے اوراسے بہتر بنانے کا کام مکمل کیا جسے بیکیمائٹ (بیکولائٹ) کہا جاتا ہے۔

1909ء میں بیکولائٹ کوایک کیمیکل کانفرنس میں متعارف کرایا اور ''جنرل بیکولائٹ کارپوریشن'' کی بنیاد رکھی۔ 1944ء میں یہ اسی سال کی عمر میں بیکن ، نیویارک میں وفات پاگیا۔

رابٹ گوڈرڈ

یہ سائنسدان 5 اکتوبر 1882ء کووارسیسٹر میں پیدا ہوا اور 1908ء میں کلارک یونیورسٹی میں فزکس کی تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ 1915ء میں یہ ثابت کیا کہ راکٹ کے انجن خلاء میں مجموعی دباؤ اور دھکیل (Thurst) پیدا کر سکتے ہیں۔1926ء میں مائع ایندھن سے چلنے والا پہلا راکٹ 41 فٹ کی بلندی تک چلایا۔1930ء میں راس ویل شمالی میکسیکو میں کام شروع کیا اور سپرسانک اور کثیر منزلہ راکٹ اور فن گائیڈ ڈسٹیئرنگ تیار کئے۔1945ء میں باسٹھ سال کی عمر میں وفات پاگیا جب کہ وہ 214 پیٹنٹس کا مالک تھا۔

لڈوگ وٹجن سٹین

26 اپریل 1889ء کو وی آنا میں پیدا ہوا۔ 1912ء میں تعلیم کا شوق اسے کیمبرج لے گیا جہاں رسل معلم تھا۔ عالمی جنگ 1 میں فوجی خدمت انجام دینے کے دوران اپنی عظیم تصنیف Logico Philosophicus Tractatus) مکمل کی۔ 1920ء میں بطور سکول ٹیچر کام کیا پھر باغبان کے طور پر 1929ء میں لیکچرار کی حیثیت سے کیمبرج واپس آ گیا اور فلسفیانہ تحقیق کا کام شروع کردیا۔اس کی موت 1951ء میں کیمبرج میں واقع ہوئی۔اس نے تمام ریاضیات کومنطق کے قالب میں ڈھال دیا۔وٹجن سٹین نے اپنی یادداشتوں کا جائزہ بار بار لیا اوران پرغوروفکر کے بعد اپنا دوسرا شاہکار (Philosoprical Investigations) مرتب کیا جواس کی موت کے بعد منظر عام پرآیا۔اس نے بیسویں صدی کے آغاز میں ریاضیاتی منطق کا باب کھول دیا۔

برٹرینڈ رسل

انگریز فلسفی 1872ء میں پیدا ہوا۔یہ صرف فلسفی ہی نہیں تھا بلکہ ریاضی دان اورانشاء پرداز بھی تھا اور عدم تشدد کا قائل تھا۔رسل نے 74 سالوں میں پچاس سے زیادہ کتابیں لکھیں۔رسل نے بیسویں صدی کے اوائل میں منطق اور فلسفے میں حدود تنقیح مرتب کیں خاص طور پر (Mathematica Principia) کے ذریعے جو فلاسفر الفریڈ نارتھ وہائٹ ہیڈ کے ساتھ مل کر (1910ء،1913ء) لکھی گئی۔اسے 1950ء میں ادب کے لئے نوبل پرائز دیا گیا۔اس کا انتقال 97 سال کی عمر میں 1970ء میں ہوا۔یہ مذہب، سرمایہ داری اور کمیونزم تینوں کے خلاف ساری عمر جہاد کرتا رہا۔

ژاں پیاجے

یہ بچوں کا سائیکولوجسٹ تھا اس نے اس انسانی علم ودانش کے ان رازوں سے پردہ اٹھایا جو بچوں کے ذہن اور بظاہر غیر منطقی خیالات کے پیچھے ہوتی ہے۔ یہ

9 اگست 1896ء کو سوئٹزر لینڈ میں پیدا ہوا اور

1918ء میں حیوانیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی اور تحلیل نفسی کا مطالعہ کیا۔ 1920ء میں پیرس میں بچوں کی ذہانت کا مطالعہ کیا۔ 1923ء میں تقریباً 60 ادیبانہ اور محققانہ کتابوں میں سے پہلی کتاب شائع کی۔ 1929ء میں ''انٹرنیشنل بیورو آف ایجوکیشن'' کا ڈائریکٹر مقرر ہوا۔ 1955ء میں اس نے تولیدی علمیات کے لئے ایک مرکز قائم کیا۔ 1980ء میں جنیوا میں وفات پا گیا۔ اسے بیسویں صدی کی نفسیات کے دو برجوں میں سے ایک برج قرار دیا گیا۔

ایڈون ہبل

اس نے کہکشاں سے پرے ایک وسیع کائنات دیکھی اور پتا چلایا کہ اس کا آغاز نو ''بگ بینگ'' کے ساتھ ہوا۔ 1889ء میں مارش فیلڈ میں پیدا ہوا اور رہوڈز سکالر کی حیثیت سے آکسفورڈ میں داخل ہوا۔ 1919ء میں عالمی جنگ 1 میں خدمت بجالانے کے بعد ماؤنٹ ولسن آبزرویٹری کے سٹاف میں شامل ہو گیا۔ 1923ء میں یہ ثابت کیا کہ کائنات کہکشاں کے کناروں سے ورے دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ 1925ء میں کہکشاؤں کی درجہ بندی کرنے کے لئے پہلی کارآمد سکیم مرتب کی۔ 1929ء میں ثابت کیا کہ کائنات پھیل رہی ہے۔ 1936ء میں (ریلم آف دی نیبولائی) شائع کی۔ جب کہ 1943ء میں فوجی تحقیقی تحقیق کے شعبے کا عارضی طور پر سربراہ بنا اور اپنے تحقیقی کام کو برابر جاری رکھا حتیٰ کہ 28 ستمبر 1953ء کو وفات پا گیا۔

ردرفورڈ

اس صدی کا مشہور ماہر طبعیات جس نے سب سے پہلے یہ نظریہ پیش کیا کہ ایک ایٹم بھی ایک قابل تقسیم ذرہ ہے اور جس کے دو بنیادی حصے ہیں ایک نیوکلیس اور دوسرا الیکٹران۔ ردرفورڈ کے ایٹمی نظریے سے پہلے ایٹم کائنات کا ناقابل تقسیم ذرہ سمجھا جاتا تھا۔ ردرفورڈ کے اس نظریے کے ساتھ ہی سائنس کی دنیا میں نئی جہتوں اور کاوشوں کا آغاز ہوا اور سائنس میں ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ گئی۔

نیل بوہر

نیل بوہر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ردرفورڈ کے ایٹمی نظریے کے چند نقائص کی تصحیح کی اور یہ تجویز کیا کہ الیکٹران نیوکلیس کے گرد ایک خاص مدار میں گردش کرتے ہیں اور جب ایک الیکٹران اپنے مدار سے دوسرے مدار میں جاتا ہے تو روشنی کی صورت میں توانائی خارج کرتا ہے یا جذب کرتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **35059** میں طاہرہ صدف زوجہ فضل الٰہی شاہد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کروندی ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/12000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ ڈیڑھ ایکڑ مالیتی -/125000 روپے۔ 3۔ رہائشی پلاٹ رقبہ 102 مربع گز واقع حیدر آباد سندھ مالیتی -/40000 روپے۔ 4۔ طلائی زیورات وزنی 8 گرام مالیتی -/4880 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/9000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ صدف زوجہ فضل الٰہی شاہد کروندی ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ بھٹی وصیت نمبر 27313 گواہ شد نمبر 2 ماسٹر بشیر احمد ولد دین محمد کروندی ضلع میر پور خاص سندھ

مسل نمبر **35061** میں ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ ولد سعید افضال احمد بٹ قوم بٹ پیشہ ڈاکٹری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیر پور شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ [illegible]-2003 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم مشترکہ رقبہ 13 مرلے مالیتی -/1000000 روپے۔ 2۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ ولد سعید افضال احمد بٹ خیر پور شہر گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ خیر پور شہر گواہ شد نمبر 2 فلاح الدین بٹ برادر موصی

مسل نمبر **35062** میں آنسہ منصورہ زوجہ ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیر پور شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
1۔ حق مہر -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 12 تولے مالیتی -/78000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ آنسہ منصورہ زوجہ ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ خیر پور شہر گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شمیم اختر ولد خواجہ عبداللطیف احمد خیر پور شہر سندھ

مسل نمبر **35063** میں عطاء اللہ باجوہ ولد چوہدری غلام نبی باجوہ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی رقبہ 13 ایکڑ واقع 272/H-R ملحقہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر مالیتی -/1400000 روپے۔ 2۔ مکان رقبہ 7 مرلے واقع فورٹ عباس ضلع بہاولنگر مالیتی -/14000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2400 روپے سالانہ بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء اللہ باجوہ ولد چوہدری غلام نبی باجوہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر 2 خالد محمود مجید ولد مجید احمد دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر **35064** میں ظفر اللہ خان ولد سردار خان قوم چٹھہ پیشہ زمینداری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 8 ایکڑ واقع مدرسہ چٹھہ مالیتی -/1600000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ 2 ایکڑ واقع مدرسہ چٹھہ مالیتی -/200000 روپے۔ 3۔ ایک عدد ہنڈا موٹر سائیکل مالیتی -/25000 روپے۔ 4۔ تین عدد بھینس مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1468 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/48000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظفر اللہ خان ولد سردار خان مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد ناز وصیت نمبر 28980 گواہ شد نمبر 2 عمران شہزاد وصیت نمبر 32529

حکیم منور احمد عزیز صاحب

ہیرا۔ طبی نقطہ نگاہ سے

ہیرا سب پتھروں سے زیادہ قیمتی چمکدار سخت اور شفاف بلوری رنگ اور قوس و قزح کی سی شعاعیں بکھیرنے والا ہے۔ دنیا میں قیمتی سے قیمتی اور خوبصورت سے خوبصورت چیز کو ہیرے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ ہیرا ہمیشہ راجوں۔ مہاراجوں۔ شہنشاہوں کے تاجوں کی زینت بنتا رہا ہے۔ اور اس کو شاہی خزانوں میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اسی لئے اسے شاہی پتھر بھی کہا جاتا ہے۔ ہیرا دنیا میں دریافت ہونے والا قدیم ترین پتھر ہے۔ تاریخی لحاظ سے چار ہزار قبل مسیح کی پرانی کتب میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ ہیرے کو تیز سے تیز دھات بھی نہیں کاٹ سکتی۔ تاہم ہیرے کو ہیرے سے ہی کاٹا اور تراشا جاتا ہے۔ دور حاضر میں جدید ٹیکنالوجی کی تیار کردہ مشینوں کے ذریعہ ہیرے کو کاٹا جاتا ہے۔ لیکن اس میں بھی ہیرے ہی کی قلمیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ہیرے سے تیارہ شدہ چیز کو پالش کرنے کے لئے کسی کیمیکل کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہیرا خود ہی بڑا چمکدار ہوتا ہے۔ ہیرے کو تراشنے کے بعد اسی کے ذرات سے اس کی پالش کی جاتی ہے۔ ہیرا کانوں سے بھی نکلتا ہے۔ اور دریاؤں کی ریت میں کنکروں اور پتھروں کے ساتھ بھی پایا جاتا ہے۔ دور حاضر میں ہیرے کو بارہ اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن میں کچھ تو اپنی رنگوں کی مناسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ بادامی، بنفشی، بسنتی، سمتی، کلو ہی (بلا کالا)، خاکستری، نیلی پتی، کلوی (بلا زرد)، سیمابی پارے کی (رنگت ۱۱۱)، فرعونی (بلا طالی)، نرچی (۱ ابد ۱)۔

پہچان

ہیرے سے الٹراوائلٹ ریز گزر نہیں سکتیں۔ ہیرے کو ہارڈ سٹون بھی کہتے ہیں کیونکہ اس پر کسی قسم کی لکیر یا داغ نہیں آ سکتا سورج سے شعاعیں جذب کر کے اندھیرے میں زیادہ چمکتا ہے۔ یاقوت۔ نیلم اور شیشے کو ہیرے سے کاٹا جا سکتا ہے۔

طبی فوائد

ہیرے کا کشتہ شوگر کنٹرول کرتا۔ انسولین کی کمی دور کرتا بانجھ پن کو دور کرتا ہے۔ بلغم کے زور کو توڑتا سانس کی بند نالیوں کو کھولتا ہے۔ ہیرے کا کشتہ ہر قسم کی بلغمی اور عصبی امراض فالج۔ لقوہ۔ مرگی۔ ریحی درد یں کنٹھیا۔ سل و دق۔ مراق۔ تبخیر معدہ اور نقرس یعنی چھوٹے جوڑوں کے درد کے لئے اکسیر ہے۔ ہیرے کے کشتہ کو بھی کسی ماہر وید، حکیم کے مشورہ کے بغیر نہ کھایا جائے۔ ہیرے کا کچا کشتہ سخت ہونے کی وجہ سے معدہ کو کوکاٹ دیتا ہے۔ اور موت تک بھی نوبت چلی جاتی ہے۔ اس لئے اسے بڑی احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے۔

دنیا کا مشہور کوہ نور ہیرا

یہ ہیرا آج سے چھ ہزار سال قبل دریائے گود اوری کے دہانے سے ملا تھا اس کا وزن 86 قیراط ہے۔ سب سے پہلے یہ ہیرا مالوہ کے راجہ کے پاس تھا اس سے علاؤالدین خلجی نے حاصل کر لیا جو بعد میں والی گوالیار مہاراجہ بکرم جیت کے ہاتھ لگا۔ پھر ابراہیم لودھی کے پاس آیا۔ اس نے مغل شہنشاہ بابر کو تحفہ کے طور پر دیتے ہوئے اپنی اطاعت کا اظہار کیا۔ شہنشاہ اکبر کے بعد شاہ جہان کے پاس آیا آخر یہ ہیرا محمد شاہ رنگیلا سے ہوتا ہوا نادر شاہ درانی کے ہاتھ لگا وہ اپنے غلام کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس کے بعد یہ ہیرا شاہ رخ اور پھر احمد شاہ ابدالی والی افغانستان کے ہاتھ آیا۔ اس سے شاہ شجاع اور بعد میں مہاراجہ رنجیت سنگھ، راجہ رنجیت سنگھ کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے دلیپ سنگھ سے انگریزوں نے ہتھیا لیا اور ملکہ وکٹوریہ کے تاج کی زینت بنا دیا۔

انسان خدائی سلسلہ کے محتاج ہیں

تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت (-) کی اشاعت کیلئے کرنی چاہئے۔

☆ تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو (-) احمدیت کے احیاء کیلئے ہر احمدی پر واجب ہے۔

☆ اور تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو دینی شعار اور دینی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ روپیہ کا حصہ صرف ایک ظاہری نشان ہے کیونکہ اس زمانہ میں کچھ نہ کچھ دولت خرچ کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ ورنہ درحقیقت تحریک جدید نام ہے اس عملی کوشش کا جو ہر احمدی اپنی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح کیلئے کرتا ہے۔ ہر وہ احمدی جس کے سامنے تحریک جدید کے مقاصد نہیں رہتے درحقیقت وہ اپنی موت کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے یا اپنی زندگی کیلئے کوئی کوشش کرنا پسند نہیں کرتا۔ خدائی سلسلے درحقیقت انسانوں کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ انسان خدائی سلسلوں کے محتاج ہوتے ہیں۔" (الفضل 2 دسمبر 1947ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے تحریک جدید کی عظمت کو سمجھنے اور اس کے تمام مطالبات پر عمل کرنے کی توفیق اپنے فضل سے عطا فرماتا رہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☆ مکرم آصف ممتاز صاحب نائب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ضلع لاہور سمن آباد لاہور لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی بیٹی مکرمہ عطیۃ الحلیم ناصر صاحبہ اور مکرم ناصر احمد صاحب فیصل آباد کو مورخہ 28 جولائی 2003ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام یاسر احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے بچہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر فیصل آباد کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر، نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

☆ مکرم سید مقصود احمد صاحب ابن محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب مکان نمبر 12 گلی نمبر 3 ماڈل ٹاؤن ٹیکسلا لکھتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ 25 جون 2003ء کو کار کے حادثہ میں وفات پا گئیں۔ تعزیت کرنے والے جملہ احباب کا شکرگزار ہوں اور درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کے درجات بلند فرمائے اور میرے دونوں بچوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم بابو احمد دین صاحب آف گوجرانوالہ ابن مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف لدھے والا وڑائچ مورخہ 24 جولائی 2003ء بروز جمعرات بعمر 92 سال گوجرانوالہ میں وفات پا گئے۔ دوسرے روز مکرم امیر صاحب گوجرانوالہ نے بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے بیٹے مکرم منور احمد صاحب اور داماد مکرم ناصر احمد صاحب ان کی میت ربوہ لائے جہاں بعد نماز مغرب بیت مبارک میں خاکسار نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ مرحوم لمبا عرصہ کھیوڑہ میں مقیم رہے جہاں سروس کے دوران جماعتی خدمات کا شرف حاصل رہا۔ بعد از ریٹائرمنٹ گوجرانوالہ میں بھی جماعتی خدمت کا موقعہ حاصل رہا۔ مرحوم نے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شکیل احمد عبداللہ صاحب 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد (نیشنل کالج ربوہ) کو مورخہ 31 جولائی 2003ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "نبیل احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام رسول صاحب آف تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور حال گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد کا پوتا اور مکرم نذیر احمد باجوہ صاحب آف کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ حال دارالعلوم وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، خادم دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

☆ مکرم طاہر احمد صاحب قریشی لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم احمد صہیب قریشی صاحب (انجینئر) کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نغل ہما نعیم صاحبہ بنت مکرم ملک حبیب الرحمٰن نعیم صاحب حال مقیم سڈنی آسٹریلیا مبلغ دس ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 9 جولائی 2003ء بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ مکرم احمد صہیب قریشی مکرم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم واقف زندگی سابق مربی مغربی افریقہ کے پوتے اور مکرم محمد اکمل صاحب (افضل برادرز) کے نواسے ہیں۔ جبکہ مکرمہ نغل ہما مکرم ملک محمد احمد صاحب واقف زندگی کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ضرورت خادم بیت الذکر

☆ احمدیہ بیت الذکر سیالکوٹ چھاؤنی کیلئے ایک خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنی درخواست صدر جماعت / امیر صاحب کی تصدیق کے ہمراہ صدر جماعت سیالکوٹ چھاؤنی سے مل لیں۔

رابطہ: احمدیہ بیت الذکر بالمقابل ادریس ہسپتال سیالکوٹ کینٹ۔ فون 0432-272020

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	7۔اگست	زوال آفتاب	12-14
جمعرات	7۔اگست	غروب آفتاب	7-03
جمعہ	8۔اگست	طلوع فجر	3-55
جمعہ	8۔اگست	طلوع آفتاب	5-26

بے نظیر اور آصف زرداری کو سوئٹزر لینڈ میں قید اور جرمانہ سوئٹزر لینڈ کی عدالت نے سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور ان کے شوہر آصف علی زرداری کو بدعنوانی کے مقدمہ میں چھ ماہ قید اور ان کے بینک اکاؤنٹس سے لاکھوں ڈالر اور ہیروں کا ہار ضبط کر کے حکومت پاکستان کے حوالے کرنے کا فیصلہ سنایا ہے۔ سزا کے خلاف اپیل دائر کرنے کی اجازت اور فیصلے تک بے نظیر اور زرداری کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ اسلام آباد میں دونوں کے وکیل نے بھی سزا سنائے جانے کی تصدیق کر دی ہے۔ عدالت کے مطابق 5 سال کی انکوائری کے بعد فیصلہ سنایا گیا۔

گورنر بلوچستان مستعفی صوبہ بلوچستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقادر بلوچ مستعفی ہو گئے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ صدر جنرل مشرف کو پیش کر دیا جو انہوں نے منظور کر لیا ہے۔ تاہم انہیں نئے گورنر کی تقرری تک کام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ بعض ذرائع کے مطابق گورنر بلوچستان کا استعفیٰ حکومت اور ایم ایم اے کے مابین ایل ایف او اور صدر کی وردی کے مسئلہ پر مبینہ سمجھوتے کے پیش نظر عمل میں آیا ہے۔ اس سمجھوتے کے نتیجے میں ابتداً بلوچستان میں ایم ایم اے کا نامزد گورنر مقرر کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں موجودہ محتسب اعلیٰ بلوچستان اور سابق سپیکر بلوچستان ملک سکندر ایڈووکیٹ اور خان محمد شیرانی کا نام لیا جا رہا ہے۔

پاکستان و بھارت کے ایک کروڑ شہری آنا جانا چاہتے ہیں بی بی سی کے مطابق امکان ہے کہ سڑک کے بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان اس ماہ کے آخر تک ریل اور ہوائی رابطہ بحال ہو جائے گا تاہم ان رابطوں کا مسئلہ کسی حد تک حل ہو پائے گا کیونکہ ایک کروڑ افراد دونوں ملکوں میں آنا جانا چاہتے ہیں۔

گزشتہ 10 برس میں 290 ارب کے غیر قانونی اخراجات کا انکشاف وفاقی وزارت خزانہ کے اکاؤنٹس اور طریقہ کار میں مختلف نوعیت کی بے قاعدگیوں کی وجہ سے قومی خزانہ کے 290۔ارب روپے غیر قانونی طریقہ سے خرچ ہوئے ہیں جبکہ واپڈا، نیشنل ہائی وے اتھارٹی اور پیپلز سٹیل ملز کی انتظامیہ نے اپنے فارن قرضوں کو فیس کے 85 کروڑ روپے دبا لئے ہیں۔ اس طرح وزارت کے حکام نے میرٹ سے ہٹ کر بھاری تنخواہوں پر کنسلٹنٹ اور کوآرڈینیٹر بھرتی کر لئے ہیں اور خوشحال پاکستان اور دیگر وفاقی ڈویلپمنٹ گرانٹس کے اربوں روپے کے اخراجات مانیٹرنگ کا مضبوط سسٹم نہ ہونے کے باعث بھاری مالی گڑبڑ کا خدشہ ہے۔ یہ انکشاف آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی گورنس سیریز کی 80 صفحات پر مشتمل ایک تازہ رپورٹ 2002ء میں کیا گیا ہے۔ جو صدر مملکت جنرل مشرف اور قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھجوا دی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 1990ء سے 2000ء تک آنے والی حکومتوں نے منظور شدہ بجٹ سے ہٹ کر 290۔ارب روپے کی ضمنی گرانٹس جاری کیں جن کی پارلیمنٹ سے منظوری نہیں لی گئی۔ اسی طرح صدر جنرل مشرف کے پہلے سال میں 41.4 ارب کے ہونے والے ضمنی اخراجات کو بھی قانون سے ہٹ کر قرار دیا گیا ہے۔

سوئس عدالت کا فیصلہ تسلیم نہیں کرتے بے نظیر بھٹو نے اپنے خلاف سوئس حکام کے فیصلے کو غیر منطقی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے وائس آف جرمنی کے مطابق انہوں نے بتایا کہ سوئس حکام نے اس کیس کے سلسلے میں نہ تو ان سے کبھی رابطہ کیا اور نہ ہی پیش ہونے کیلئے کہا۔

ریونیو ریکارڈ کا پرانا نظام تبدیل کرنے کا فیصلہ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ریونیو ریکارڈ کا ساڑھے پانچ سو سالہ پرانا نظام تبدیل کر کے لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم پر عملدرآمد کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ نئے نظام کے تحت ریونیو سے متعلق تمام ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے گا۔ اس طرح جائیدادوں کے انتقال، دستاویزات کے حصول اور دیگر ریونیو معاملات میں عوام کی مشکلات دور ہو جائیں گی۔

انڈونیشیا میں خودکش حملہ انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ کے معروف ہوٹل میریٹ میں انتہائی طاقتور خودکش بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 20 افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں زیادہ تر ہوٹل کے گارڈز شامل ہیں۔ ایک غیر ملکی ہلاک ہوا جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ متعدد گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ دھماکہ کے بعد ہر طرف چیخ و پکار لاشوں کے اعضاء اور خون دور دور تک پھیل گیا۔ متصل پلازہ اور سویڈش سفارتخانہ شدید متاثر ہوا۔ میریٹ ہوٹل کا فرنٹ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ ابھی تک کسی نے دھماکے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

لائبیریا فوج بھیجنے پر رضامند پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش نے لائبیریا میں فوج بھیجنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ مغربی افریقی ملکوں کے 100 فوجی لائبیریا پہنچ چکے ہیں جہاں خون ریز جنگ جاری ہے عوام نے پرجوش نعرے لگائے۔

عراق میں شدید جھڑپ خالدیہ میں امریکی فوج اور عراقیوں کے درمیان زبردست جھڑپ ہوئی جس کے بعد امریکی فوج جائے وقوعہ سے بھاگ کھڑی ہوئی تفصیلات کے مطابق عراقیوں نے گھات لگا کر خالدیہ میں امریکی فوجی قافلے پر حملہ کر دیا۔ امریکی فورسز نے ہجوم پر فائرنگ کی۔ عراقی پولیس بھی امریکیوں کی مدد کو پہنچ گئی۔ شہریوں نے دونوں کو پولیس سٹیشن میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا مشتعل عراقیوں نے ایک تھانہ اور متعدد گاڑیاں جلا دیں۔ امریکی ہیلی کاپٹروں کی آمد پر عراقی منتشر ہو گئے۔ متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔ بغداد میں نامعلوم افراد نے امریکی فوجی گاڑی پر بم سے حملہ کر دیا۔ تین امریکی اور ایک عراقی مترجم زخمی ہو گیا۔ امریکیوں نے گردونواح میں موجود 50 شہری گرفتار کر لئے۔ تکریت میں چھاپوں کے دوران صدام کے تین ساتھیوں سمیت 5۔افراد گرفتار کر لئے گئے۔

کولن پاول کی تردید امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اپنے حوالے سے 2005ء میں بش انتظامیہ سے علیحدہ ہونے کی اطلاعات کی سختی سے تردید کی ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ یہ بے بنیاد اور فضول بات ہے واشنگٹن پوسٹ کی خبر میں کوئی صداقت نہیں۔

عرب ممالک کا فوج بھیجنے سے انکار عرب ممالک کی تنظیم عرب لیگ نے اپنی فوج بھیجنے کی امریکی درخواست مسترد کر دی ہے عرب لیگ کے ایک سینئر عہدیدار نے کہا کہ عراق غیر ملکی قبضے میں ہے۔ عرب ممالک امریکیوں کے تحفظ کیلئے پولیس مین کا کردار ادا نہیں کر سکتے۔

بقیہ صفحہ 1

ICS اور جنرل گروپ میں مکرم ظفر احمد ولد مکرم عبدالروف بھٹی صاحب نے 818 نمبر حاصل کر کے اول مکرم حماد احمد ولد مکرم محمود احمد بھٹی صاحب نے 797 نمبر حاصل کر کے دوئم اور مکرم احمد عبد البسیط ولد مکرم عبدالباسط قمر صاحب نے 769 نمبر حاصل کر کے سوئم پوزیشن حاصل کی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے طلباء اور ادارہ کی اس شاندار کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص عبدالروف ولد محمد نواز جو کہ خود کو کبھی ہڑپہ اور کبھی چک نمبر 64/6R ضلع ساہیوال کا رہائشی بتاتا ہے اور خود کو نو مبائع ظاہر کر کے مختلف جماعتی اداروں سے رابطہ کر کے مدد یا ملازمت وغیرہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ جبکہ اس کا مقامی جماعت سے کوئی رابطہ نہ ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ موصوف غلط بیانی کر کے جماعتی اداروں سے مالی مدد کے بھی طالب ہوئے ہیں۔

(نظارت امور عامہ ربوہ)

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

1924ء سے خدمت میں مصروف
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام
سوکرز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ــــ ہمدردانہ مشورہ
اوقات مطب
موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ۲۱۱۴۳۴، ۲۱۲۴۳۴ فیکس ۰۴۵۲۴، ۲۱۲۹۹۹

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29